مسائل اعتکاف

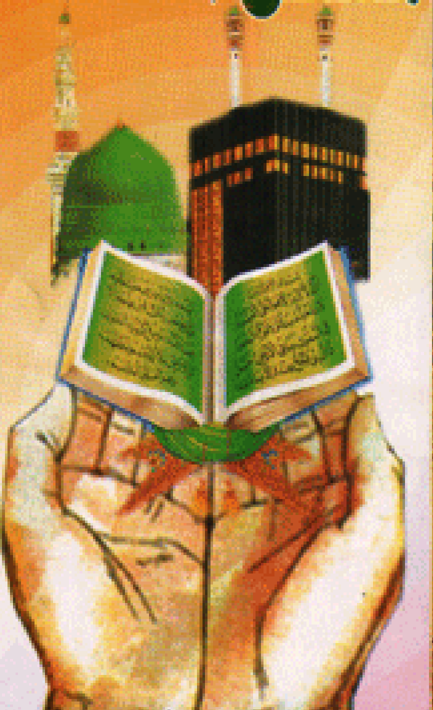

حضرت علامہ مفتی
محمد وقار الدین علیہ الرحمہ

ناشر
مدنی مدرسہ ضیاء القرآن
[illegible] کراچی۔ فون 021-2549189

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

نَحْمَدہ‘ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہ الْکَرِیْم ط

مسائل اعتکاف

اللہ عزّ وجل ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ط

’عورتوں سے مباشرت نہ کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف کئے ہوئے ہو‘

حدیث نمبر ۱ اُمّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَمَضانُ المبارَک کے آخر عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔

حدیث نمبر ۲ انہیں سے مروی ہے کہ کہتی ہیں، معتکف پر سنّت (یعنی حدیث سے ثابت) یہ ہے کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ جنازہ میں حاضر ہو نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی حاجت کیلئے جاسکتا ہے مگر وہ اس حاجت کیلئے جاسکتا ہے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔

حدیث نمبر ۳ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اِس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔

حدیث نمبر ۴ بیہقی حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دِنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔

مسائل

مسئلہ: مسجد میں اللہ تعالیٰ کے لئے نیّت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے اور اس کیلئے مسلمان عاقل اور جنابت وحیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں بلکہ نابالغ جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیّت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے آزاد ہونا بھی شرط نہیں لہٰذا غلام بھی اعتکاف کرسکتا ہے مگر مولیٰ سے اجازت لینی ہوگی اور مولیٰ کو بہر حال منع کرنے کا حق حاصل ہے۔

مسئلہ: سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام میں پھر مسجد اقصیٰ پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔

مسئلہ: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:۔

(۱) واجب اعتکاف (۲) اعتکاف سنّتِ مؤکدہ کہ رمضان اخیر عشرہ یعنی آخری دس دِن میں کیا جائے۔ بیس رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیّت اعتکاف مسجد میں ہو اور تیسویں کے غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔

(۳) اعتکاف نفلی۔ اس کیلئے کوئی وَقت مقرر نہیں جب بھی مسجد میں داخل ہو تو صرف نیّت کرلے اعتکاف ہوجائے گا۔

مسئلہ: اعتکاف مستحب کیلئے نہ روزہ شرط ہے نہ اس کیلئے کوئی خاص وقت مقرر بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے چلا آیا اعتکاف ختم ہوگیا یہ بغیر محنت ثواب مل رہا ہے کہ فقط نیت کرلینے سے اعتکاف کا ثواب ملتا ہے اسے تو نہ کھونا چاہئے مسجد میں اگر دروازے پر یہ عبارت لکھ دی جائے کہ اعتکاف کی نیت کرلو اعتکاف کا ثواب پاؤگے تو بہتر ہے کہ جو اس سے ناواقف ہیں انہیں معلوم ہوجائے اور جو جانتے ہیں ان کیلئے یاددہانی ہو۔

مسئلہ: اعتکاف سنت یعنی رمضان شریف کی پچھلی دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے اس میں روزہ شرط ہے لہٰذا اگر کسی مریض یا مسافر نے اعتکاف تو کیا مگر روزہ نہ رکھا تو سُنّت ادا نہ ہوئی بلکہ نفل ہوا۔

مسئلہ: منّت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور یہ کہا کہ روزہ نہ رکھے گا جب بھی روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ: ایک مہینے کے اعتکاف کی منّت مانی تو یہ منت رمضان میں پوری نہیں کرسکتا بلکہ خاص اس اعتکاف کیلئے روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ: عورت نے اعتکاف کی منّت مانی تو شوہر منت پوری کرنے سے روک سکتا ہے اور بائن ہونے یا موت شوہر کے بعد منت پوری کرلے یوہیں لونڈی غلام کو ان کا مالک منع کرسکتا ہے یہ آزاد ہونے کے بعد پوری کرلے۔

مسئلہ شوہر نے عورت کو اعتکاف کی اجازت دے دی اب روکنا چاہے تو نہیں روک سکتا اور مولیٰ نے باندی غلام کو اجازت دے دی جب بھی روک سکتا ہے اگر اب روکے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے اگر نکلا تو اگرچہ بھول کر نکلا، یوہیں یہ اعتکاف سنت بھی بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہتا ہے۔ یوہیں عورت نے مسجد بیت میں اعتکاف واجب یا مسنون کیا تو بغیر عذر وہاں سے نہیں نکل سکتی اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی، اعتکاف جاتا رہا۔

مسئلہ معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں:۔ایک حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجاء، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وضو و غسل کا پانی لے سکے اس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے اور لگن وغیرہ موجود ہے کہ اس میں وضو اسطرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے تو وضو کیلئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ یوہیں اگر مسجد میں وضو و غسل کیلئے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں دوم حاجت شرعی مثلاً عید یا جمعہ کیلئے جانا یا اذان کہنے کیلئے منارہ پر جانا جب منارہ پر جانے کیلئے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر منارہ کا راستہ اندر سے ہو تو غیر مؤذن بھی منارہ پر جا سکتا ہے مؤذن کی تخصیص نہیں۔

مسئلہ قضائے حاجت کو گیا تو طہارت کر کے فوراً چلا آئے ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ جمعہ اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو آفتاب ڈھلنے کے بعد اس وقت جائے کہ اذان ثانی سے پیشتر سنتیں پڑھ لے اور اگر دُور ہو تو آفتاب ڈھلنے سے پہلے جا سکتا ہے مگر اس انداز سے جائے کہ اذان ثانی کے پہلے سنتیں پڑھ سکے زیادہ پہلے نہ جائے اور یہ بات اُس کی رائے پر ہے جب اس کی سمجھ میں آجائے کہ پہنچنے کے بعد صرف سنتوں کا وقت رہے گا چلا جائے اور فرض جمعہ کے بعد چار یا چھ رکعتیں سنتوں کی پڑھ کر چلا آئے اور اگر پچھلی سنتوں کے بعد واپس نہ آیا وہیں جامع مسجد میں ٹھہرا رہا اگرچہ ایک دِن رات تک وہیں رہ گیا یا اپنا اعتکاف وہیں پورا کر لیا تو وہ بھی اعتکاف فاسد نہ ہوا مگر یہ مکروہ ہے اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ جس مسجد میں اعتکاف کیا، وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو۔

مسئلہ اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جماعت نہیں ہوتی تو جماعت کیلئے نکلنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ اگر وہ مسجد جس میں معتکف تھا گر گئی یا کسی نے مجبور کر کے وہاں سے نکال دیا اور فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر ڈوبنے یا جلنے والے کے بچانے کیلئے مسجد سے باہر گیا یا گواہی دینے کیلئے گیا یا جہاد میں سب لوگوں کا بلاوا ہوا اور یہ بھی نکلا یا مریض کی عیادت یا نمازِ جنازہ کیلئے گیا اگرچہ کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو تو ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو گیا۔

مسئلہ: اگر منت مانتے وقت یہ شرط کر لی کہ مریض کی عیادت اور نمازِ جنازہ اور مجلسِ علم میں حاضر ہو گا تو یہ شرط جائز ہے اب اگر ان کاموں کیلئے جائے اعتکاف فاسد نہ ہو گا مگر دِل میں نیت کر لینا کافی نہیں بلکہ زبان سے کہہ لینا ضروری ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: پاخانہ پیشاب کیلئے گیا تھا قرض خواہ نے روک لیا، اعتکاف فاسد ہو گیا۔

مسئلہ: معتکف مسجد ہی میں کھائے پیے سوئے، ان امور کیلئے مسجد سے باہر گیا تو اعتکاف جاتا رہے گا مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔

مسئلہ: معتکف نیند میں چلتے چلتے مسجد سے باہر نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: سحری یا اِفطاری کا انتظام نہ ہونے کی صورت میں معتکف گھر سے سحری یا اِفطاری کیلئے جا سکتا ہے البتہ گھر میں کھا نہیں سکتا۔

مسئلہ: معتکف کے سوا اور کسی کو مسجد میں کھانے پینے کی اجازت نہیں اور یہ کام کرنا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذِکرِ الٰہی کرے پھر یہ کام کر سکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف اگر بہ نیّتِ عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو مکروہ تحریمی ہے اور بُری بات سے چپ رہا تو یہ مکروہ نہیں بلکہ یہ تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بُری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات معتکف کو مکروہ ہے ضروری بات معتکف کو جائز ہے جبکہ بوقت ضرورت اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام بھی نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

مسئلہ: معتکف نہ چُپ رہے نہ کلام کرے تو کیا کرے، یہ کرے کہ قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف کی قرأت اور دُرود شریف کی کثرت، علمِ دین کا دَرس و تدریس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والتسلیم کے سیر و افکار اور اولیاء و صالحین کی حکایت اور امورِ دین کی کتب پڑھے۔

مسئلہ: کسی دِن یا کسی مہینے کے اعتکاف کی منّت مانی تو اس سے پیشتر بھی اس منت کو پورا کر سکتا ہے یعنی جب کہ معلّق نہ ہو اور مسجد حرام شریف میں اعتکاف کرنے کی نیت مانی ہو تو دوسری مسجد میں بھی کر سکتا ہے۔

مسئلہ﴾ ایک مہینے کے اعتکاف کی منّت مانی اور مرگیا تو ہر روزہ کے بدلے بقدر صدقۂ فطر کے مسکین کو دیا جائے یعنی جب کہ وصیّت کی ہو اور اس پر واجب ہے کہ وصیّت کر جائے اور وصیت نہ کی مگر وارثوں نے اس کی طرف سے فدیہ دے دیا جب بھی جائز ہے۔ مریض نے منّت مانی اور مرگیا تو اگر ایک دِن بھی اچھا ہوگیا تو ہر روز کے بدلے صدقۂ فطر کی قدر دیا جائے اور ایک دن بھی اچھا نہ ہوا تو کچھ واجب نہیں۔

مسئلہ﴾ اعتکاف نفل چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں تک ختم ہوگیا اور اعتکاف مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کیلئے بیٹھا تھا اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرلے پورے دس دِنوں کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ﴾ اعتکاف کی قضا صِرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ اگر عذر کی وجہ سے توڑا مثلاً اگر بیمار ہوگیا یا بلا اختیار چھوڑا مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آیا یا جنون و بے ہوشی طویل طاری ہوئی ان میں بھی قضا واجب ہے اور ان میں اگر بعض فوت ہو تو کُل کی قضا کی حاجت نہیں بلکہ بعض کی قضا کردے اور کل فوت ہوا تو کُل کی قضا ہے اور منّت میں علی الاتصال واجب ہوا تو علی الاتصال کل کی قضا ہے۔

مسئلہ﴾ عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے بلکہ وہ گھر میں ہی اعتکاف کرے مگر اس جگہ کرے جو اُس نے نماز پڑھنے کیلئے مقرر کر رکھی ہے جسے مسجدِ بیت کہتے ہیں اور عورت کیلئے مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کیلئے کوئی جگہ مقرر کرلے اور چاہئے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کو چبوترا وغیرہ کی طرح بلند کرے بلکہ مرد کو بھی چاہئے کہ نوافل کیلئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کرلے کہ نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ﴾ اگر عورت نے نماز کیلئے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کرسکتی البتہ اگر اس وقت یعنی جب کہ اعتکاف کا اِرادہ کیا کسی جگہ کو نماز کیلئے خاص کرلیا تو اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہے۔

مسئلہ﴾ معتکف کو مسجد میں پردہ لگانا ضروری نہیں اگر لگانا چاہے تو کسی بھی کونے میں لگا سکتا ہے۔

متفرق مسائل

عرض﴾ معتکف کو بیسویں روزے کو کونسے وَقت مسجد میں اعتکاف کیلئے داخل ہونا چاہئے۔

ارشاد﴾ سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے داخل ہونا شرط ہے غروبِ آفتاب کے ایک لمحہ بعد بھی داخل ہوگا تو اعتکاف نہ ہوگا۔

عرض﴾ معتکف سگریٹ یا حقّہ کیلئے باہَر جاسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ خاص طور پر سگریٹ کیلئے نہیں جاسکتا۔ استنجاء جاتے وقت سگریٹ پی سکتا ہے لیکن حقّہ کیلئے باہَر نہیں جاسکتا۔

عرض﴾ معتکف منجن یا ٹوتھ پیسٹ کیلئے وضوخانے پر جاسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ معتکف منجن یا ٹوتھ پیسٹ کیلئے نہیں جاسکتا اگر جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

عرض﴾ معتکف وضو پر وضو کرنے جاسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ معتکف وضو پر وضو کرنے نہیں جاسکتا البتہ وضو ٹوٹنے پر وضو کرنے جاسکتا ہے۔

عرض﴾ معتکف جمعہ کے دِن غسل کیلئے جاسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ معتکف غسل فرض کے علاوہ کسی اور غسل کیلئے نہیں جاسکتا۔

عرض﴾ کھانے سے پہلے حضور ہاتھ دھونا سُنّتِ مؤکدہ ہے، معتکف کھانے سے پہلے وضوخانے پر ہاتھ دھونے جاسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ معتکف ہاتھ دھونے کیلئے وضوخانے پر نہیں جاسکتا البتہ مسجد میں برتن کا انتظام کرلے اور مسجد کا احترام ملحوظ رکھے۔

عرض﴾ حضور معتکف مسجد کی پہلی منزل پر اعتکاف کرسکتا ہے یا نہیں جبکہ مسجد کی سیڑھیاں مسجد کے باہر سے ہوں۔

ارشاد﴾ اس صورت میں اعتکاف نہیں کرسکتا ہے۔

عرض﴾ معتکف بیمار ہونے کی صورت میں دوائی کیلئے باہر جاسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ مجبوری کی صورت میں جاسکتا ہے البتہ ڈاکٹر یا انتظام ہونے کی صورت میں نہیں جاسکتا۔

عرض﴾ معتکف استنجاء خانے جاتے ہوئے باتیں کرسکتا ہے۔

ارشاد﴾ معتکف چلتے چلتے باتیں کرسکتا ہے لیکن ٹھہر نہیں سکتا ایک لمحہ بھی ٹھہرے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

عرض﴾ معتکف مسجد میں بجلی فیل ہونے کی صورت میں مسجد کی چھت پر سونے جاسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ اگر سیڑھی مسجد کے اندر سے ہے تو جاسکتا ہے ورنہ نہیں۔

عرض﴾ وضوخانے یا استنجاء خانے پر رش ہونے کی صورت میں معتکف وہیں رہے یا مسجد میں دوبارہ آجائے۔

ارشاد﴾ مسجد میں واپَس آجائے۔

عرض﴾ حضور اگر کسی مسجد کے ساتھ درگاہ شریف ہو تو معتکف ہر نماز کے بعد درگاہ شریف میں جا کر دعا کر سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد﴾ مسجد کے باہر دعا کرنے نہیں جا سکتا البتہ مسجد میں دعا کر سکتا ہے۔

عرض﴾ معتکف پانی پینے یا لینے کیلئے وضو خانے پر جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ اسے پہلے سے مسجد میں پانی رکھنا چاہئے۔

عرض﴾ معتکف وضو کے بعد وضو خانے پر کلمہ طیبہ یا وضو کے بعد کی دعا وغیرہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ وضو کر کے مسجد میں آ کر پڑھے۔

عرض﴾ معتکف استنجاء خانے میں گیا اور وہاں پر پانی نہ ہونے کی صورت میں اپنے دوسرے معتکف ساتھی کو آواز دے کر پانی کیلئے بلا سکتا ہے یا نہیں اور اس کے بُلانے پر دوسرے معتکف کا جانا کیسا۔

ارشاد﴾ اسے پہلے معلوم کر کے جانا چاہئے اگر جانے کے بعد معلوم ہو جب بھی معتکف کو نہیں بلا سکتا ہے، دوسرے کو بلائے۔

عرض﴾ معتکف وضو کے دَوران ہاتھ منہ دھونے کیلئے صابن استعمال کر سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ صِرف وضو کرے گا صابن استعمال کرنے کیلئے دیر نہیں کرے گا۔

عرض﴾ معتکف اعتکاف کے دَوران بلند آواز سے تلاوت اور ذِکر و اذکار کر سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ دوسرے کی عبادت یا آرام میں خلل نہ واقع ہو تو بلند آواز سے تلاوت اور ذِکر و اذکار کر سکتا ہے۔

عرض﴾ بعض معتکف حضرات کا دَورانِ اعتکاف شیو یعنی داڑھی منڈوانا نیز خط و زلفیں دُرست کرانا کیسا۔

ارشاد﴾ داڑھی منڈانا حرام ہے مسجد میں بیٹھ کر اور اعتکاف کی حالت میں اور بھی سخت گناہ ہے۔ خط زلفیں وغیرہ بھی مسجد میں بنانا جائز نہیں ہے۔

عرض﴾ معتکف کو شک ہے کہ وہ وضو سے ہے یا نہیں اس شک کو دُور کرنے کیلئے وضو کرنے جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ شک سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے اگر ٹوٹنے کا غالب گمان ہو تو ٹوٹ جاتا ہے تو نکل سکتا ہے۔

عرض﴾ معتکف اخبار اور رسائل وغیرہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں، دُنیاوی تعلیم کی کتابیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ اخبار اور تعلیمی کتابیں پڑھ سکتا ہے، افسانے قصے وغیرہ نہ پڑھے۔

عرض﴾ معتکف کا اگر کسی وجہ سے روزہ فاسد ہو جائے تو اعتکاف بھی فاسد ہو گا یا نہیں۔

ارشاد﴾ اعتکاف بھی فاسد ہو جائے گا۔

عرض﴾ معتکف کو عین جماعت کے وقت استنجاء یا وضو کی حاجت ہوئی اور چلا گیا جب وضو یا استنجاء سے فارغ ہوا تو مسجد مکمل بھر چکی ہے تو اس صورت میں کیا کرے۔

ارشاد﴾ مسجد کے اندر داخل ہو کر بیٹھ جائے۔

عرض﴾ عورت کو دَورانِ اعتکاف حیض آجائے تو کیا کرے، آیا حیض آنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

ارشاد﴾ اعتکاف ٹوٹ جائے گا البتہ پاک ہونے کے بعد اس دِن کی قضا کرے۔

عرض﴾ معتکف وضو کرنے کے بعد وضو خانے پر کوئی چیز بھول جائے اور مسجد میں داخل ہو جائے مثلاً مسواک، ٹوپی، گھڑی وغیرہ تو دوبارہ وضو خانے پر ان چیزوں کو لینے کیلئے جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ کسی دوسرے شخص سے منگا لے، خود نہیں جا سکتا۔

عرض﴾ وضو خانے پر پانی نہ ہو مثلاً (پانی کی موٹر خراب ہوگئی کنواں خشک ہو گیا وغیرہ) ان صورتوں میں معتکف وضو کیلئے دوسری مسجد میں جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ پانی کسی سے منگا لے ورنہ قریب ترین جگہ وضو کر لے۔

عرض﴾ اعتکاف کے دَوران مسجد کی کوئی چیز مثلاً چپل گھڑی وغیرہ چوری کر کے جا رہا ہے تو اس صورت میں معتکف چور کو پکڑنے مسجد سے باہَر جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ نہیں جا سکتا۔

عرض﴾ محلہ میں آگ لگنے یا ایکسیڈنٹ کی صورت میں معتکف مدد کیلئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ نہیں جا سکتا۔

عرض﴾ اعتکاف میں بیٹھنے سے قبل نمازِ جنازہ اور عیادت کی نیت کر لے تو دَورانِ اعتکاف ان کیلئے نکل سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ زبان سے نیت کر لی تھی تو نکل سکتا ہے۔

عرض﴾ معتکف کپڑے میلے ہونے کی صورت میں کپڑے تبدیل کرنے غسل خانے جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ نہیں جا سکتا، چادر وغیرہ کا اِنتظام پہلے سے کر لے۔

عرض﴾ حضور اگر معتکف کاتب ہو تو کتابت اُجرت پر کر سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ اُجرت پر کتابت کر سکتا ہے۔

عرض﴾ اعتکاف کے دَوران معتکف کی زبان سے کلمۂ کفر نکل گیا تو اعتکاف کا کیا ہوگا اور اس کے بعد اُسے کیا کرنا چاہئے۔

ارشاد﴾ کلمۂ کفر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔اب تجدیدِ ایمان کرلے۔

عرض﴾ معتکف کو احتلام ہوجائے تو اُسے کیا کرنا چاہئے اور کپڑے غسل خانے میں پاک کرسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ اگر غسل خانہ خالی نہ ہو تو تیمم کرکے مسجد میں بیٹھا رہے، جب غسل خانہ خالی ہو تو غسل کرے اور دوسرے کپڑے گھر سے کسی سے منگوالیں اور دوسرے کپڑے نہ ہوں تو غسل خانہ میں پاک کرسکتا ہے۔

عرض﴾ حضور معتکف اعتکاف میں مسجد کی بجلی سے نعتیں، کلام پاک کی تلاوت اور علمائے اہلسنّت کی تقاریر وغیرہ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے سن سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ ٹیپ ریکارڈر مسجد کی بجلی سے نہیں استعمال کرسکتا۔البتہ بیٹری سے استعمال کرسکتا ہے لیکن دوسروں کی عبادت و آرام میں خلل نہ پڑے۔

عرض﴾ حضور معتکف مسجد میں اعتکاف کے دِنوں میں کچی پیاز، مولی، نسوار وغیرہ کھا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد﴾ کچی پیاز نہیں کھا سکتا اور نسوار بھی نہیں استعمال کرسکتا۔البتہ مولی کھا سکتا ہے۔

اعتکاف ٹوٹنے کے بعد اعتکاف قضا کرنے کا طریقہ

اعتکاف کی قضا واجب صرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ کسی عذر کی وجہ سے چھوڑا یا غلطی سے ایسی جگہ گیا جہاں معتکف کو بلا عذر جانا جائز نہیں ان تمام صورتوں میں قضا واجب ہوگی۔

جس دن کا اعتکاف توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں۔

اگر اسی رمضان میں وقت باقی ہو تو اسی رمضان میں کسی بھی دِن غروبِ آفتاب سے اگلے دِن غروب آفتاب تک قضا کی نیت سے اعتکاف کرے اور اگر اس رمضان میں وقت نہ ہو یا کسی اور وجہ سے اعتکاف نہ کرسکے تو رمضان کے علاوہ کسی بھی دن روزہ رکھ کر غروبِ آفتاب سے قبل مسجد میں اعتکاف کی قضا کی نیّت سے داخل ہو اور دوسرے دن غروب آفتاب کے بعد اعتکاف ختم کردے۔

معتکف کو اعتکاف کی مہلت ملی اور پھر اعتکاف کی قضا نہ کرسکا یہاں تک کہ موت کا وقت آگیا تو اعتکاف کرنے والے پر واجب ہے کہ ورثاء کو اعتکاف کے بدلے فدیہ کی وصیّت کرجائے۔

فدیہ نصف صاع گندم یا اس کی قیمت ہے اور نصف صاع سوا دو سیر گندم ہے۔

محمد وقار الدین غفرلہٗ

۲۳، رجب المرجب ۱۴۰۷ھ

معتکف اپنے ساتھ گھر سے یہ چیزیں ضرور لائیں

(۱) مسواک (۲) کنگھی (۳) آئینہ (٤) تیل (٥) عطر (٦) سُرمہ (۷) صابن سرف (۸) تکیہ وغیرہ (۹) دوعدد چادر (۱۰) ٹوپی (۱۱) عمامہ شریف (۱۲) تنکا (TOOTHPICKS) (۱۳) دسترخوان کپڑے یا ریگزین کا اور صاف کرنے کیلئے ڈسٹر (۱٤) دوعدد تولیے ایک چھوٹا ایک بڑا (۱٥) دو پلیٹیں اور چمچے (۱٦) دُرود شریف پڑھنے اور ذِکرواذکار کیلئے ایک عدد تسبیح (۱۷) دینی کتابیں مثلاً قانون شریف، جاء الحق، حدائق بخشش وغیرہ (۱۸) تین عدد شلوار قمیص (۱۹) سر دَرد کی گولیاں اور بخار کی گولیاں وغیرہ (۲۰) ایک عدد موم بتی اور ماچس۔

☆ .... ☆

مجھے ضرور پڑھیں

وضو کا بیان ﴿ مختصر ضروری مسائل ﴾

(۱) قرآن کریم کو جب (جس پر غسل فرض ہو) اور بے وضو کیلئے چھونا حرام ہے۔

(۲) جب سو کر اُٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئیں استنجا کے قبل بھی اور بعد بھی۔

(۳) قرآن عظیم کا ترجمہ کسی بھی زبان میں ہو جب اور بے وضو کو چھونا حرام ہے۔

(٤) جس کاغذ پر آیتِ قرآنی لکھی ہو اس آیت اور عین اس کے پیچھے جب اور بے وضو کو چھونا حرام ہے۔ یہ اس وقت ہے جب کہ آیت کے ساتھ کوئی مضمون بھی لکھا ہو اور اگر کاغذ پر صِرف آیت ہی لکھی ہو تو کاغذ پر کسی جگہ نہیں چھو سکتا۔

(٥) دِینی کتاب چھونے کیلئے اور سترِ غلیظ چھونے کے بعد وضو کر لینا مستحب ہے۔

(٦) فحش بات کرنے، گالی دینے، جھوٹ بولنے یا غیبت کرنے سے وضو نہیں ٹوٹا مگر وضو کر لینا مستحب ہے۔

(۷) نابالغ پر وضو فرض نہیں مگر انہیں کرانا چاہیے تاکہ عادت پڑ جائے اور وہ وُضو کے مسائل سے آگاہ ہو جائیں۔

(۸) نَل نہ اتنا تنگ ہو کہ پانی بدقت گرے نہ اتنا فراخ کہ ضرورت سے زِیادہ گرے بلکہ درمیانی ہو۔

(۹) اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔

﴿فائدہ﴾ انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقضِ وضو نہیں کہ ان کی آنکھیں سوتیں ہیں اور دِل جاگتے ہیں علاوہ اور نواقض سے وضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ ان کی عظمت کی شان نہ بسب نجاست کہ ان کے فضلات شریف طیب وطاہر (پاک وصاف) ہیں۔